

<p>۲۰۱۷ کیا پاپس سے جو بیٹھے پھانچان زمین پر تھرا وہ بیٹھے سے جگر سینہ کے اندر</p>	<p>۲۰۱۸ ناگاہ صداز نیب بکیت کی آئی تم دو بندہ بنے اب کو کہہ کر گئے یہاں میں سے تو بت خاک کیا یا کئی اور اسی پدراش کہیں آپ کے اگر کسی نہ پائی</p>	<p>۲۰۱۹ سراج کا نانا حتل اور حسین میں بدر و مال فاتح بدر و حسین میں عش فدا کیے مجازیت زمین میں روشن ہو سب چھوٹا لڑکے نور حسین میں</p>
<p>۲۰۱۸ یا گور ایسے گئے زمین یہ حالت ہوئی مٹا تیر تو بہت ظلم کی شدت ہوئی مٹیا</p>	<p>۲۰۱۹ حیران میں ایک گوشہ میں سرنگہ کڑی ہو اگر کو کیا مٹیوں دو ہو بلکہ وہی ہوں</p>	<p>۲۰۱۸ حلہ پاس ظل خد تاج کسر ہو ا یہ جاہ قطع شہرہ شہر پر ہو ا</p>
<p>۲۰۱۹ اگر تے کما مال کچھ چھ میرا قابل ہے سب سے چورا پنجہ نیرا وہ عین کا چھوڑے گا پشت سے گزرا بہر زور سے جلا دے گا جو پودہ بالہ</p>	<p>۲۰۱۹ دور کوئی تہا نہ جگر نہیں مارے سب میں مٹنی جاتی ہوں جس کی اور چلتے ہو تو اور اندر عدت میں تمہارے بسات دیا بھی کاجت کو سدا رک</p>	<p>۲۰۱۹ لمبوس میں فلک شد قابہ زمین است کے پر وہ پوشت میں بیستو زمین پونڈیاں قابل خیر اور ابہ زمین دلیند خاص خوشی تک کشتا زمین</p>
<p>۲۰۱۹ اوس وقت کا تم درونہ کچھ پونچھو سپرے مگر طرہ یہ جگر کا نکل آیا ہے جگر سے</p>	<p>۲۰۱۹ تم ہو کہیں زمین کین سرنگہ کڑی ہو ایسی ہی تباہی کسی بند پھ پڑی ہو</p>	<p>۲۰۱۹ عصیان چھپاتے ہیں یہ صفار و گبار کے بدرے میں چشم رحمت بے در و گار کے</p>
<p>۲۰۱۹ تو یہ کہ کہ افسوس حال تری اراں اس ہو کہیں اس چاہ میں تیرا یہ حال اگر تے کما شکر ہے ایسا خوش حال بہر زور سے قابل شہرہ ظلم کا احوال</p>	<p>۲۰۱۹ عاموش سب کو کہ ہو ا شکر لاکا کہ شہر سے کہ صدقا جی و شہر خرا کا خون مگر سینہ کر و اپنی دارا کا پتیا ہوں زمین واسطہ میں سہ شورا کا</p>	<p>۲۰۱۹ اب شہرہ از سوزن اور یہ شہر نام سیتا جو نڈراں عجا ملہ رشہ تا دارا کہ برس اوستے ایسے نام یعنی علی دل خارا تہا بلکہ حسرم</p>
<p>۲۰۱۹ دھیر تو ایک زمین فنا ہوئے گا بابا اب کون ہو جو چھہ فدا ہوئے گا بابا</p>	<p>۲۰۱۹ زندہ رہوں تو مرثیہ حضرت کا کونین مرعابوں تو آتا ہی کی خدمت میں رہوں</p>	<p>۲۰۱۹ لمبوس ہی براسے گلین و حسن نہ تھا بہر زور و الجلال گوی میر میں نہ تھا</p>

<p>۱۰ بیان تھا کہ مبارک قلم تھے زین شہنشاہ کرتے تھے خط تھے خلیفہ کے گلبدن دیکھتے تھے انکے سلطان میں کیا گل موتی تھے جو خوب اراد کا تالیب ہیں</p>	<p>۱۱ سامان عید کرتے تھے اطفال کی کثرت مندی لگا لگا لاکھوں کا اتنا کوئی ات چاکے فرشتوں سے کہتا تھا انکے چاہتے عید گاہ کوں آہو سکتا</p>	<p>۱۲ ایسی ہی انقلاب جہا نہیں ہیں یہ تبارک فقر شہ مومنین ہوتے عیاں نوزاد کے بدین نازین ہیں محتاج مومنین کی ہر مریح دین ہوتے</p>
<p>۱۱ تار شعاع نور تھا اشکو کے تاروں کا زہرا کے چاند پینے تھے خلعت ستاروں کا</p>	<p>۱۲ تھا ایک کایہ قول کہ عیدی جو پائینگے اپنی بہن کے واسطے سوغات لائینگے</p>	<p>۱۳ عشرت کا تہا یہ حال جو عید گئی دیکھا انہیں بتول اور تر ترا گئی</p>
<p>۱۲ اقتصد کے چاروں عید کی خبر اے حضور خاطر سب عیدیں نامور باہن گلے میں ایک تھی والین اور اور اک پینے سے پہلے کیا بولوی جہا کے نام</p>	<p>۱۳ جو کہ تھے زریسا پودو اور تھے اوشن میں بے خوف تھے تھی صلہ کہتا تھا کہ میں ہوں تھی لاکھ لاکھ تغاب جی ابا عیدی وہ دین</p>	<p>۱۴ جہاں ایک گھر تھی عید کا اساس سامان کیا ایسے تھے عید و شبائیں گاہ کے خود صلوات تھے گھر کے لباس سب مغل شادمان تھے خبریں ان میں</p>
<p>۱۳ بولا ملازمین پہ بہت مہربان ہیں جو ملا پکارا واہ مری اما جان ہیں</p>	<p>۱۴ اک یونہی تھا کہ کہ غم نا پدید ہے کل شب بخیر کیا ہے وہ کہتا تھا عید ہے</p>	<p>۱۵ رنگین لباس تو یہ خود نا امید تھے نیرنگ دیکھنا کہ نہ رخت سفید تھے</p>
<p>۱۴ مان بولے تھے دونوں کے فریاد تھے ہیں اتنا چاہو تم جو سو اس نے ہیں ماسد کی خبر تم سے ہم بول کے تھے ہیں سب پہلے تھوڑے لگاتے ہیں</p>	<p>۱۵ اک غل چار ہا تالیب عیدی جو چاہوگا جو بی بہن کے واسطے سوغات لاؤگا کہتا تھا کوئی لطف تھا شاد اور لاؤگا کل عید گاہ نور تھے تھے میں چاہوگا</p>	<p>۱۶ کتے بچتے تھے عیدی لیتے ہوتے خدا لاک دیتے تھے کہ لیتے ہوتے مندی سے دست کوئی لگاتے ہوتے اک کہتا تھا سو خوش تھے بچے ہوتے</p>
<p>۱۵ خاصان حق کے خاص ہونیکو کے نیک ہو مثل نگاہ تم مری آٹھ و نین ایک ہو</p>	<p>۱۶ نازان تھا اک کہ تھمہ جو رخت بدین سرا دیکھینگے عید گاہ میں سب پرین سرا</p>	<p>۱۷ بٹو نکرتے تھے دل زہرا میں درو تھا چہرہ ایک لال کا فاقہ سے زرد تھا</p>

<p>۱۲۱</p> <p>تو جانتا ہوں بیان ہر دنیا کے لباس پاکل تری کنیز کو ہر ہر طرف سے پاس بلا دیا ہوں سب کو بڑے بڑوں کے پاس اب ہوں خیال و دعا فغانی سے بچوں</p>	<p>۱۲۲</p> <p>صدر فقیر کو خوار کیا نہ میں زینہار انوار سے لباس کے تدرین سخت تیار آخر چوہا یاد سے صلا کا انکار تازہ کیا دفن کو وہی لشکر آرا</p>	<p>۱۲۳</p> <p>یوں شہر سخن کو کیا بارون چو بول سخن و قلن سے دست مگر بیان چو بول کتنے ہی یہ بصلحتاؤں فرسول لبوس عید پہ بھی بھروسہ بول</p>
<p>صدر فقیر نام رکھا ہے تو نے بتوں کا جہو مانہ کہ پیو جگہ صدر فقیر کول کا</p>	<p>۱۲۴</p> <p>تعمیر بارگاہ جناب آ لہ کی * * دل سے دعا زبان سے فغان سے آہ کی</p>	<p>۱۲۵</p> <p>میں دو گلی میرا دم کوئی دم میں آگا خیاط لگیا ہر وہ اب سیکے لائے گا</p>
<p>۱۲۶</p> <p>یار ب دروغ مگر تری خیر انصافین یا کبر یا عمل میں حکم پر زمین فانع ہوں میں حریفان غدا زمین نماست تری کہتے کعبہ سے رو زمین</p>	<p>۱۲۷</p> <p>گو یا ہو کایہ دفتر میں جو زمین ای عیب پوش خالق خداوند زمین تو نے کیا پرک کو نذر کا زمین لیکن تری حکم میں حشر میں زمین</p>	<p>۱۲۸</p> <p>خیاط شام عید ہوا گمان مجال لا یاد خواروں کو جو شوق کا مال گنڈی کی جانتا کر گیاں مجال زر زکرتا کا کر نہ بوج مجال</p>
<p>خیر الودا کے بیٹی کا حاجت روا تو ہے مشکل کشا کے زوہرہ کا مشکل کشا تو ہے</p>	<p>۱۲۹</p> <p>کیسی یہ عید آئی کہ رنج و الم ہوا فاقہ کے دکھ میں پیار و کور کو کراؤں ہوا</p>	<p>۱۳۰</p> <p>کپڑے ہمارے کون سا خیاط لگیا دن گذارے آئی اور تکیہ لگیا</p>
<p>۱۳۱</p> <p>یوسف کی خبر تو قلن میں لیا کیا یوسف کو روز چاہیں لیتا کیا بابا یوسف تاج سر نہ لیا کیا شہر کو پیشوایے صف او کیا کیا</p>	<p>۱۳۲</p> <p>کرے کہاں ہیں انکو جو دنیا دم اس صورت و قلن سے ہوتے ہی کیا ہوا زیں سب سے بڑے ہونگے ادھر ادھر رہ جائیں سوسوں دیکھو یہ کجا ہوا</p>	<p>۱۳۳</p> <p>فرمایا ناظر نے بلا سمجھ کیا تصور خیاط لائے کا تو میں پہناؤنگی طور نزدیک کیا کہ کوئی سر زمین سے دور بیتے لیتے فرشتے عرش کے کو</p>
<p>۱۳۴</p> <p>امیدوار ہوں یہ دعا مستجاب ہو حشر میں صاد تو رہے نہ محاکر حجاب ہو</p>	<p>۱۳۵</p> <p>اطفال خامص عام بنگلہ میں ہونگے یہ کم نصیب مانے گلے گلے ہونگے</p>	<p>۱۳۶</p> <p>لبوس کے خیال میں خوابیدہ ہونگے جانے نصیب خوب کے پیسے ہونگے</p>

نہایت پر اہتمام سے طبع و تدوین کے لال

<p>۱۳۷ کل سب لباس فاقہ وین کے باجا تو اولیٰ و ثانی کہ سوران بن پیا ستر کے کہ نہ تریوں کی تاج کویا رونق تری میں کہ میں کویا</p>	<p>۱۳۸ پیر علی زور نے زر کو جو و کیا روحا کہ بند بولوا و انین یا کہ بوجو کہ پیل کی گت اور نیا سرتے وہ قدر ہے کہ سر کر یا</p>	<p>۱۳۹ خیر النساء خدیجین سر جو و کیا اور بیوں کو جاکے پیر و ہنادیا دیکو خدا کے یاد قدا کے پیا کیا نہ جو کیا تو اب اس کیا کیا</p>
<p>۱۴۰ مالک کے فضل سے عزیز دو کون میں ترے کبیر زاد میں زہر لکے کون میں</p>	<p>۱۴۱ خیر النساء مروت دعا درو یاس میں نازل ہوئی تھی رحمت حق اس لباس میں</p>	<p>۱۴۲ خلعت میں حق نے پارچے دو دو ہر قائم رسول زادوں کے جو اسے قدار کے</p>
<p>۱۴۳ کیا یقین قائم انین رو لالکا پیر میں رو و عبد و عیان پر کا دیکھ میں فاطمہ کے توفیق کا الٹے دم کے کو کہیں پیر کا</p>	<p>۱۴۴ دو روزہ تھے وہ تھے زین علیہ السلام شمس نر با تو کے دستانے تھے دراز دو کہ تھے وہ عہد کا صلہ باز ادا کو میں کے عبد بھی عبد کا باز</p>	<p>۱۴۵ رجب اور کس سے جانے جبکہ تر دنا کہیں پیر اعش گرسر پڑہ کر دامن کسے جو پیر غل کا کلا جابین اب اور پیر</p>
<p>۱۴۶ اب فاطمہ کی شرم و حیا ترے ہاتھ ہے وعدہ کیا ہے میں توفیق ترے ہاتھ ہے</p>	<p>۱۴۷ فاطمین شمع طور کی دوزیر جاو تو پر نور دو عبائین تبدیل مرد و عجم تو</p>	<p>۱۴۸ پوشاک سے خوراد کئی یہ شان ہو گئی اک عید صدقہ دوسری قربان ہو گئی</p>
<p>۱۴۹ شوق تین دما میں اب جانشین زین و ہا کہ کسی نے جو دی صدا زہر کیا میں کون کہ لبتہ خدا فدوی غلام خادم اولاد و شرف</p>	<p>۱۵۰ دو روزہ تھے وہ انین زین علیہ السلام دستانے ہو سید بیضا کی استین دو کہ تھے وہ تھے توفیق قرین غنی از غنی پیر آپ شرف دین</p>	<p>۱۵۱ تو ایسے جو کہ خیر اولاد جو لائے بیاضتہ نور اسوں کی خلعت چمک لائے دامن کسے پیر کسے کہ لائے دستانے فاطمہ کو دوزیر کا پائے</p>
<p>۱۵۲ خیا طہوں حضور کے سر نور میں کا بیجا سے لباس حسن اور حسین کا</p>	<p>۱۵۳ دو بار چہرے کے دوزیر ہائے تھے پر نور دور دامن حسین اور زور کا تھے</p>	<p>۱۵۴ بیچو میں یہ خدائے کہ تھے بنا ہے میں ہنسنے تو اپنی والدہ صاحبہ پائے میں</p>

اس کا ترجمہ ہے ہا کہ عروس سے پہلے بہ نسبت کے پیر پیر کی کہ کہ کہ

<p>۵۳۹ سچو کرم کجالت کماکان فرسودان مان تیرے مہربان ہو فلاں پہ مہربان تیرے پیر مطلب کیا کیوں کر جان تم حال شب کو گئے دیا ہم کرم بیان</p>	<p>۵۴۰ باکر کیا ذوق بانا ہے اتنا س رنگین جوڑے اس میں کج روئی کیا اور ہر سفید کپ فرزندوں کا لباس یہ سچا عرق فکر جو شاہ حق بناں</p>	<p>۵۴۱ ابرق و پشت جلدیں کچھ بھلا باقی غلام کے لئے بھڑکے سوناب چاہیں گے جو آزاد وہی رنگت کا حاضر ہی کے لئے سالانہ ہوتے سب</p>
<p>۵۴۲ زنجیر کو جسے ہلا یا وہ کون تھا کپڑے پہن یہ کہاں کے جو لایا وہ کون تھا</p>	<p>۵۴۳ خواہش جو رنگ کی ہو میرا لانا م کو اور اور کے رنگ چہرہ لئے آیا سلام کو</p>	<p>۵۴۴ حضرت نے حلہ حسن مجتبیٰ لیا ابرق کو ادب سے لاکٹے اوٹھا لیا</p>
<p>۵۴۵ کی عرض طرہ نے جو کہ نہیں تیر سیتے کو کیا چاہا پیچھے جوین کی جگر فرمایا سنیے نے کہ اچھی فکر اکتا لیا اس فکر کو کہ کس قدر</p>	<p>۵۴۶ تقدیر چھوڑ کر سب بیان درگ بین باقی کیلئے دل سے سر کیا رنگ بین پرانگ سے رنگت کے اور اس رنگ بین دانت اچھے پھول عقدہ سنگ بین</p>	<p>۵۴۷ پوچھا تھی نے رنگ شہ بلا اور خوش کلام ناہین رنگ سبز کا عاشق ہون تو تلام تب پائی ڈالنے لگے جبریل نیکلام چوبیہ پورا زور وہ سبز تاج نام</p>
<p>۵۴۸ حیا ط اور لباس کب ایسے جہا کے ہیں وہ خازن حیاں تباہی طے جہاں کے ہیں</p>	<p>۵۴۹ پہلا تاغل بنا شفق صبح عید کا کیسے شہاب قدرت رب حمید کا</p>	<p>۵۵۰ یہ حلہ خمر خرچ زبرد کا ہو گیا سر سبز سب میں رنگ زمرہ کا ہو گیا</p>
<p>۵۵۱ بیونگ تنے نام جو خیا کا لیا قافلے تیرے ہر کار میں صاف تین کیا خور لیا اس فکر کا رضوان کو دیا شہا لیکر آیا وہ مقبول کبریا</p>	<p>۵۵۲ جبریل شان تک پر یہ قافلتے آئے ہر بی خا کا یہ رنگین پیام لائے جب کہ ہاضمہ نہ کیا ہونا چھوٹے جو رنگ لیکے صلح قدرت سے ہر کوائے</p>	<p>۵۵۳ اس سنت سب کو ان کو خوش کیا تسلیم نہ کیا کہ ہاتھ ہائے کے لیکر کیا چاہا کہ تین تین وہاں بوس پڑا حیاں پکارا اور تو تم خاص کیا</p>
<p>۵۵۴ پیارے شہ لے پاکت پیارے تمہا ہیں کم سن ہیں پر پیر خرم ہمارے تمہا ہیں</p>	<p>۵۵۵ حاکم ہو صبح و شام کے تیر شہد و ماہ کے مالک ہو ذرہ و سرخ و سفید و سیاہ کے</p>	<p>۵۵۶ کرتا ابھی جو سادہ مرے کر بلائی کا لٹرو حسن کہ دل نہ لکھوے چہوٹے بائی کا</p>

<p>۱۴۴ پھر جا بجا جاننا اسٹین نے پیش کی تھی سوار اسٹین نے ہنس کر کہا تھی سوار اسٹین نے چائی ہو چکیا پھر سوار اسٹین نے</p>	<p>۱۴۵ اس نکتے عقیق ہو اس نکتہ وہاں میں خوشی کی سراج سر بند نرمان کی تو کبھی سراج ہو کی پسند تہا نرمان کہہ نہ سکتے ہوں ہر مند</p>	<p>۱۴۶ ان تہوں پہلی کر مولیٰ انکارین تو ان تارک لباس عدالت اگر کین آہو رہ وہ وقت کر عریان سر کین جاسے کس شہا دین پڑے لوگر کین</p>
<p>۱۴۷ پیش نبی قحاطشت میں طرہ پڑا ہوا کا ندھی پیر رکھ کر ماتھ نو اساکھ طرہ ہوا</p>	<p>۱۴۸ طبعی نظر ہوا میری جاہ و حسماں کا آل نبی کو رنگ پسند آیا آل کا</p>	<p>۱۴۹ سر پر ابو تراب کو ماتھ کا خاک ہے سرنگے میں بیٹول کھن چاک چاک ہے</p>
<p>۱۴۸ کیغرض بلکہ نہ دیکھنا لگائے مگر تڑپوں حق نہ کہا آئے رنگے میں ہم حال مبارک دکھانے کس رنگ لہاس ہوئے تو جانے</p>	<p>۱۴۹ کیوں شہید کیا پھر تہیں تہیز آیا ہو یہ وہ وقت کریان سر کرو کیا اصل ہو لباس کی تہ سے جا کرو انصاف بھڑھڑتے ہیں لہیز کرو</p>	<p>۱۵۰ چاہا جاکھا خان بل شہ جان ہوا اٹھیں غلام نے منہ میان جہان ہوا پڑی جا حوشن کا ناکال آتھان ہوا زمین او حوشن کا ک دان ہوا</p>
<p>۱۵۱ ہنس کر کہا کہ آل کا درجہ بلند ہے بلکہ تو سرخ رنگ لڑائی پسند ہے</p>	<p>۱۵۲ اللہ سے تو انکو یہ تہبہ عطا کیا اہل و عیال کی نوا سون سی کیا کیا</p>	<p>۱۵۳ تیروں چاک چاک حوشن کا کفن کیا سرکات کر حسین کا عریان تن کیا</p>
<p>۱۵۲ ابرق تو خیرہ سر دست کیا ظاہر کیل حق تو پھر اپنا ہنس کیا مولا پناہ سپان کا کر کیا قہر کے آپ بڑنگے اپنا کر کیا</p>	<p>۱۵۳ مشغول فکر میں تہوں نے چین ہوئی اور سبز لوشن حشر کی صورت حشر ہوئی گلگون تیا حشین بوجہ پس ہوئی بیخندہ تو خوا خندہ زن ہوئی</p>	<p>۱۵۴ اس عید کو حوشن کو لکھ لہا کے دیر اک عیدہ تھی حوشین کہ پائے پو شہید پہنایا تھا بٹول لڑائی ہند جسید اور سردان جن کہ اٹھ کر پہنایا تھا جسید</p>
<p>۱۵۵ نور پختہ تھی نیا اوسکا ڈھنگ تھا عذیبی کی اصل کا یا قوت رنگ تھا</p>	<p>۱۵۶ بول کر خوب حملہ تو وہ نہیں اویسے قدرت کی رنگ آج خدا نے دکھا دیسے</p>	<p>۱۵۷ رنگ کو لو بھرے ہوئے کپڑے ازار سے تھے بالکل پہنا لباس پہن کر سدھارے تھے</p>

<p>۵۴۵ اس عید کو تو نور موت پتی قدم اوس عید کو بدین ہوا بال عظیم اس عید کو گلے سے شائع نام اوس عید کو گلے سے لانا خبر ستم</p>	<p>۵۴۶ فرزند کے قتل سے کوئی مان ہی غم نہ بیانی کو اپنے پیٹ رہی تھی کوئی بن یابا کو رد اس کا کوئی لفظ نہ تین گر کوئی طہین نہ تھا قرار رہا ہی تین</p>	<p>۵۴۷ گھٹی ہو یا تو سے منہ شاہین عمر تو حسین کے لے کیسین جاد کی کوئی تیرو کیوں تو تین وہ بولی اب فالک نظر ہا ہر تین</p>
<p>۵۴۸ جامہ یہاں رنگا تھا رسول انام نے اوس عید کو اوسے ہر اہل شام نے</p>	<p>۵۴۹ شہزادہ ایک لیک ہونے لگے حسین منہ ہر طرف سے پیر کے رونے لگے حسین</p>	<p>۵۵۰ دیکھو گئی کیا میں زخم امام غیور کا آنکھوں کا زور لیکیا اگر حضور کا</p>
<p>۵۴۹ وہ عید کی اتنی فاموشی کا دن عاشور قتل نامہ شہسوار کا دن بچا در حال رسول زین کا دن زیدہ شہیدین حسین و حسن کا دن</p>	<p>۵۵۰ آفرینا تو یہ بسند عید خدا سوچا کہ کون سے کون چاہ کر لیا آفرینا تو اس سے عامہ رسول کا چھا اور اس کو کیا یہ بسند کے کد لیا</p>	<p>۵۵۱ کسی کے ہفت روزی سوئی ہے حق سچ اور دیکھا الفت ہوئی کہ یہ کون سے لباس پونچا خور اور تھلا رازا اس کو کون لباس پور تیار جلہ کر تین پور کون لباس</p>
<p>۵۵۱ تصویر پختن کے زمانے سے اوٹھ گئی ہر عید فاطمہ کے گرانے سے اوٹھ گئی</p>	<p>۵۵۲ کہو لا کر سے جبکہ کم بند مرقعے ۳ رویا کر کو تمام کے فرزند مرقعے ۳</p>	<p>۵۵۳ باران ہر زمین تیروں کا بچنے کی چاہن ناوک ترے جاگین تو کوئی کا نہیں</p>
<p>۵۵۲ نئی عید پشید قضا کے گلے اور خبر ستم شہزاد کے گلے اصغر بھی جب کہ چھ جگہ کے گلے جا کر حسین آل عباس کے گلے</p>	<p>۵۵۳ بوسہ ہو جو بوسہ پت اوزار سند یہ اپنی نانا کے سوار کے ہوش اور بھی اڑا سے حرم بقرار کے چھپ چھپ عبادت شہزادہ کے</p>	<p>۵۵۴ شہزادے شہزاد کا مہیا عیدین ہے اگر کے دل کا گواہ ہر کرم نغمین ہے کوسے بوسہ بانی خیال سفرین ہے نزل ہے بوسہ جانا فاطمہ بوسہ گریں ہے</p>
<p>۵۵۴ دیکھا کیسے غم میں من پیا روں ہو کر جیسے گرمی زمین پہ شہین ٹوٹ کر</p>	<p>۵۵۵ حیرت اتنی کیوں لباس قتلا حسین نے اب قصد کیا کیا ہر شہ شہرین نے</p>	<p>۵۵۶ فرمائش کر کردن گامہ میں ب بلاؤں اب رکھو جاؤں گا تو کہیں گرنہ آؤں گا</p>

<p>۵۶۱ زیب بانی قوم ہونے کا کلام گور کے سوچنے گل دین وہ نشہ کلام فرادین اور کیا ہو کہین بی نام مرے کو جانا ہوں کہ جو کچھ ہوا</p>	<p>۵۶۲ نظر مبارک نہ کہیں میں ہیرا جو ہم بعد نہ کہیں میں ہیرا جو شرم کی جا جو ہر نہ ہون ا مطلب تو ہے کہ تقدیر میں مرا</p>	<p>۵۶۳ جلا ہی تھی کوئی اگر احسان کیجے شکل پڑی ہو اعلیٰ احسان کیجے بیاد تو گل وار تھی اس آن کیجے ہم سب کو اقبال پو تو ان کیجے</p>
<p>۵۶۴ سب مرچے حسین کی اب موت آئی ہو نہی اور میں اب ہی مر نہیں جانی وہ جانی ہو</p>	<p>۵۶۵ کوئی پٹا لباس کہیں لو تانا نہیں پر میں ہوں اور نگے بس میں کہ جو حسین</p>	<p>۵۶۶ در در خون حسین کے آگے حرم مرین مظلوم کر بلا کی بلا لیکے ہم مرین</p>
<p>۵۶۷ تا کہ پکا رسا شاہ کہ نہ زیب پانچ آؤ آؤ جناب والدہ کی یاد گار آؤ سنا پٹا ہو کوئی بیا بیجا جلاؤ بدلی وہ پیتے کر سب کا چھوٹاؤ</p>	<p>۵۶۸ یا تو ہم خوش کن ہے قہر جال پاس پاس بیان کہ سنتے ہی داری وہ پیراں کہ کہ کمال بیزگلی شکرے ہر پاس کہتے تو تارا تارا سوا کمال پاس</p>	<p>۵۶۹ زیب سے باکوئی تھی تواری تری خوا کہ ہے پختہ لامر از سالہ جلاؤ اسد ز قلعی می توجہ چو زبان بویا انتہا ہر گاہ دہا پاکلے چیرا</p>
<p>۵۷۰ ہو ہو پٹا لباس شہنشاہ پنہن گے رو کر کہا حسین نے واللہ پنہن گے</p>	<p>۵۷۱ پیش خدا لباس فقیری سے جائیں گے کپڑے پیٹے پینکے گلے کو کٹائیں گے</p>	<p>۵۷۲ حاضر ہوا جان بدلے شہ مشرقین کے بیوہ بنا کے گرد پہر او حسین کے</p>
<p>۵۷۳ زیب کو حکم کر لیا ہوا زیب دیا بس لارہ پڑا پٹا ہوا کہ پتو برات میں ہو گا دم ہوا وہ بولی ہائے بانی بارش کو ہوا</p>	<p>۵۷۴ جو در کسی نے نداری رسول کو کوئی شکر کو کوئی پاری تبول کو بنتی گل آفاق سے کس حال لول کو اس جگہ تھے پیاتے ہر کوئی کو</p>	<p>۵۷۵ تا گاہ لالہ رخت کہین نہ تھمے بالی کو دیکھتے تھے غلام کلا استادہ قلبہ رہوئے مظلوم کلا دیکھا جو کول کر تھوئے پچاؤ</p>
<p>۵۷۶ گنہ لباس حضرت شکر پنہن گے رو کر کہا حسین نے ہمیشہ پنہن گے</p>	<p>۵۷۷ اگر کا نام لیکے کوئی تملاتی تھی عباس کو فرات سے کوئی بلاتی تھی</p>	<p>۵۷۸ حضرت نے اور چاک وہ خست کہن کیا پہر جلا شوق مرگ میں زیب بدن کیا</p>

<p>۱۷۷</p> <p>دیکھا جب اترتے آئے تھے کچھ بڑے چلے دامن کو پھیلایا کہ کیا ہے کیا ہے صاحب کہہ چلے چلے سدا دل کہہ چلے مگر حسین مگر وہ سب لگے مگر چلے</p>	<p>۱۷۸</p> <p>زیب بیکاری کا شہنشاہ اور پیر بیادری لگے پوچھتے خباہت شہ نے کہا خدا کرے جو قضا ہے سرکار ذوالجلال کھڑے مگر پیر</p>	<p>۱۷۹</p> <p>بہتر ہے زین جہان شاہ بولیں جب تک کہ نہ پڑے پتلی کی پتلی باہن کی شان دیکھ کر دل لگی ہیں مگر سوچتے تھے بیکاری اور خستہ تر</p>
<p>نا کام و نامراد اول حزمین رہے اگر کہ پاس پ چلے ہم یومین رہے</p>	<p>لوڑ تیا لودع سنبھا لو سکینہ کو ماتم کر حسین کا پالو سکینہ کو</p>	<p>ہم سب عزیز مردہ عزادار بن چکے اماں حسین بہالی گفن ہی بہن چکے</p>
<p>۱۸۰</p> <p>سب کو در داغ شاہ نے بار دگر کیا اور بیچ بیچ کو غارت بیچ کر کیا گو یا با بان حق نے قسم میں گزریا فحش کے دلین ٹھہرتوں نے گزریا</p>	<p>۱۸۱</p> <p>پچھلے کی کا ادھا دھا پلایا کٹا ہ اور باڑے لگے مگر یہ گزرا شاہ ناگاہ یوں گری کہ پلایا حرم خیمہ گاہ چالی باہلی تھے بولی گزری گاہ</p>	<p>۱۸۲</p> <p>تشریف لائے کہ وقت اخیر ہے پوچھا نہ کیوں پلایا میں اسیر ہے مگر یہ جانتے ہیں جناب اسیر ہے سراج الہیت قبول ہو رہا ہے</p>
<p>زین سے خواص مہر سلیمان نمود تھے شبیر اسم اعظم رب و دود تھے</p>	<p>پیلو بد بکے اونٹنی میں اور اونٹ کے گزنی میں سرنگی فائلہ بھی مرے گرد بھرتی میں</p>	<p>مولانا بیگسان کی اسیری کو دیکھتے اور تھین اس لباس فقیری کو دیکھتے</p>
<p>۱۸۳</p> <p>آگے جاؤ میں تاکہ سب روج بوتلے چھپرے بول زادی کو میں نے نقاب دیکھ کر وہ سوتلے لے لے لے لے لے لے لے باہن کو سوتلے کے لے لے لے لے لے لے</p>	<p>۱۸۴</p> <p>افضہ شہ زیب کفر و انقار کی باہری سبھی جو تو عالی و عالی حسرت سے پار تینے آگے پار کی تیار چڑھنے قضا و قیاس کی</p>	<p>۱۸۵</p> <p>شہ نے کہا خورشید سے ہو پتلی بن بلایا تو چرخ عرش بہن وہ خرم بن تبتی ہو کر پکڑے کس کس بن میں تو وہ ہوں جسے لے گا کفن بن</p>
<p>نفلوسیت کا چہرہ اقدس پہ نور تھا رحمت ہی پاس پاس غضب وہ نور تھا</p>	<p>ہستی نے دی تیرا کہ ہو باری حضور کی بولی قضا کہ لاؤ سواری حضور کی</p>	<p>لیکن گفن کا غم پر نہ مہر کے حیرانی کا نا سو رہے مگر میں تری بے روالی کا</p>

<p>۱۲۱ ہندوؤں کی عقل کا راز کو صادق سے تو رصیح دیا وہ گانا کو تیار تھی عقل بیا پیا ہوا کو ادا ہے دی تو تو رسیا کو</p>	<p>۱۲۲ جالین تو تالیب اس شمس کسوا اور اس کے تین فرق جو بالکین کا آواز اس کے تین ہی خلق کر گیا شہریان کے طلع تین مذہب شستا</p>	<p>۱۲۳ جسکی زمین ملک تین ملک ہون فرزند ہر سر میں مہربان ہون قرآن کا جو دل ہون اولیٰ کی تین تین شفاک لب عیب خدا کی باج ہون</p>
<p>۱۲۴ اب تک ترسے لے لے ہی ہو تو بہ کا درگاہ پر کچھ ہو گا جسمی امان کا سرگاہ</p>	<p>۱۲۵ یہ ہی خبر نہیں کہ یہ قلوب کب ہو سے ایسے رجم قلب سے کوہ مخرب ہو سے</p>	<p>۱۲۶ دل ہون غلی کا کرہ ہون غلقت کا چشم نبی ہون رشتا ہون اس کا واسط</p>
<p>۱۲۷ کیوں تیرے تار ہون خدا کا فضل ہون باطل کی تو بند ہون حق کی دلیل ہون جہ ہون تین زور پر جہیل ہون ہائے اویس ہر اس عرش جلیل ہون</p>	<p>۱۲۸ بلا عود کو تار کیا اور کتنا ہون ہلکے تین بولے ہاے غلام تین ہم اور کتنا ہون ہم اور کتنا ہون شہنشاہی ہون ہر عمل شام تین</p>	<p>۱۲۹ نورا بنا ہوا جب کہ تیرے دل کا ہم وہ جلیغ تین کہ تیرے گل کا کر کے ہمارے شہل نہ ہو تیرے انا بنا ہوا جب گل تیرے دل کا</p>
<p>۱۲۸ گو رو ہوشام قصہ اہل دول تین ہے دانش ملک غیب ہمارے عمل تین ہے</p>	<p>۱۲۹ بسج فال کلمہ ہر خدا کی ناز ہے امداد سے احتراز ہے ہم سے نیاز ہے</p>	<p>۱۳۰ دن ہو کلمات خلق بہ سرگرم مہربان جسکو کہی دلال نہیں ہم وہ مہربان</p>
<p>۱۳۱ پیا ہون غریب ہون غریب ہون ہمسایہ ہون سائے ریب ہون ہر وہی قدر کہ ہون ادا ہون رافعا ہون غریب ہون</p>	<p>۱۳۲ جو کہ تین غریب کسی کو تین ہو کہ تیرے تین تین خضر کا تین یہ زور و دولت تین تین تین یہاں وہ تین تین تین تین</p>	<p>۱۳۳ کوئی کہ آبرو ہون تین رضوان آبرو رضوان کی تہ ہون تین سلمان آبرو سلمان آبرو ہون تین سلمان آبرو یہاں کے آبرو تین قرآن آبرو</p>
<p>۱۳۴ سر گلوے عیسیٰ عالی وقار ہون کل کی دوا ہون حکمت پروردگار ہون</p>	<p>۱۳۵ ناچار ہون یہ چارہ ہر اہل رنج ہون نادار ہون یہ علم الہی کا کچ ہون</p>	<p>۱۳۶ قرآن کے آبرو ہون تو آدم کا خرم ہون آدم کا خرم ہون تو دو عالم کا خرم ہون</p>

<p>۱۹۹ گر بود این سخن کی بجای جو با کوار اصحاب کف کا ہی کروں اور لفظ اس خاک کو کہیں ہوں جس بیان غار اسیکہ یہ سنگ نثر میں ہیں پیر غبار</p>	<p>۱۹۶ دیکھو تو کون ہے اسیر غم و غم اینا نام اپنا ہی ارادہ دیوین باقی رہا ہوا پتھر میں کل کی گنت روان کی جا جو حال میں ہر خندان</p>	<p>۱۹۴ اوس کا فرعون کہیں حال وقایع علی کا فرعون کہیں حق پر شاربون تو پھر فرعون کہیں طاعت گزارین طاعت گزار ہوں کہیں لطف فرما ہوں</p>
<p>پوچھے اگر زید کہ سید کہ ہر گیب کد چھو کہ ماتم اکبر میں مر گیا</p>	<p>ڈرتے ہو تو حق سے نہ آہ تو ل سے اللہ ایسے پھر گئے آل رسول سے</p>	<p>الفت شہنا ہوں کہیں عاشق خدا ہوں عاشق خدا ہوں کہیں دل صافے کا ہوں</p>
<p>۱۹۷ کیا اس کا قتل میں کہ اپنی خنجرین باز خنجرین جا کر نہیں تو نظر نہیں تیرا وہ دل تو خنجر میں تیغ و خنجرین چو پھر خنجر کے نادرین چو گورین</p>	<p>۱۹۵ سبھی کو تو باؤں و گن گن مع حرم سزا تو قسم جو جیسے باہر اکون قدم رہنا ہر گناہاں ہر گناہاں کس قسم جاہو میں تو ماری کی گناہاں</p>	<p>۱۹۳ دل صافے کا ہوں کہیں نور اکون نور اکون میں ہی ہے ہر اکا را ہوں تیرا کا کا ہوں شہنا ہوں انجم ہوں میں ہی ہے ہر اکا را ہوں</p>
<p>حکم نہیں کہ خلق کو وہ ہیں ملے تو جان ملے کہ خاک میں اب خنجر ملے</p>	<p>اوس کو کا ہی قرب اگر ناگو ارا ہوں راہی دیار ہند کو یہ بید یار ہوں</p>	<p>شہنا ہوں کا شاہ ہوں میں ہی کل اکیر ہوں کل کا اکیر ہوں میں ہی کا وزیر ہوں</p>
<p>۱۹۸ تک کہ کام سب پر خنجر کا مانند صبح فق ہوا تک ساریل نام کا دل کا عورت قلب پر ہوا جس نام کا نور کا کہ عورت ہی ام کا</p>	<p>۱۹۲ تو سے جان صلاح تو ارا جان میں مضی جان تباری ہو تو مدد جان میں خجل میں مثل خضر سے ناز میں جاہو میں سے نور چشمہ دہان میں</p>	<p>۱۹۱ تسلی تو کہنے ہیں خطا کے ہیں ایا نہیں تم کہ خنجر کے ہیں جاہو میں ہی نیست تو اب اکون میں جاہو میں تو وہ خنجر اور کہ ہیں</p>
<p>انکی فصیح ہو میں جاے سخن نہیں دولت بغیر قائمہ بیختم نہیں</p>	<p>گرہ نہیں پہاڑ چہ جا کر مقیم ہوں میں و اراش سیح و خلیل و کیم ہوں</p>	<p>کند و تہمین ہی کا نورا ہوں پائین درا با سے پوچھ لو کہ میں پیا سہوں پائین</p>

<p>۱۰۱ سب پر مشورہ ہو کر اور جو چیز باہر سے آئے اور دست کی ترس نہیں کرتی وہ نہیں خاضع ہیں اور زبان کا مزاج امین اور جو</p>	<p>۱۰۲ کی نسبت اور خوش نشانی ہوتی ہے جیسے پیدا ہو جاتا ہو شعلہ و آگ کے دریا میں فتنہ ڈوب سوار سے آگ کے کیسے نصیب خواب پریشان جان</p>	<p>۱۰۳ صدیقین و صالحین اور ذوق انصاف چلتے تھے وہ نور تھے پورے کار تاکہ ایک ہی پرورش نہ ہو ان کا مان غافل نظر کر سیرا و قاریہ</p>
<p>۱۰۴ غل تہا قبول اب نہیں کو لی سخن مد نظر ہے فاقہ چہنچہن ہرین</p>	<p>۱۰۵ دکنو فلک پہ اختر تابان نکل یڑے ہیبت سے پیر چرخ کے زندان نکل چڑے</p>	<p>۱۰۶ رہا اور شمس اور براق جنان ہوں میں بعد اور شکاریران امام زمان ہوں میں</p>
<p>۱۰۷ اپنے نگیں یا امین سب ذوق انصاف پلٹے پڑے اور دوا دے سے پکار کے اور عرض کی یہ ہیں ہوا خوار جو ہر جانیں کیا کر آزار سے</p>	<p>۱۰۸ تازی کو تازیانہ آں تارک ہوا سا یہ سلام کہ کہ ادب سے آگ ہوا زینت کین فلک بھی دم تازو نگ ہوا آگنہی انفل کا خوش تازو نگ ہوا</p>	<p>۱۰۹ پہلا سوار تو جی کر کار ہے اور دوسرے کو فتنہ جی کا سوار ہے گیسو چھپتی حق کا سکی مبارک ہے عاجز نہ جاؤ اسے اسکل اختیار ہے</p>
<p>۱۱۰ تیج زبان کی انکو نہ جو ہر دکھائیے جو ہر زبان تیج کی بڑھ کر دکھائیے</p>	<p>۱۱۱ یکہ فتنہ شجرت میں عجب دہوم ہو گئی پیر قدر عاقبت کو ہی معلوم ہو گئی</p>	<p>۱۱۲ پاؤں جو قرطیج جناب امام میں پامال شش جہت کو کروں ایک میں</p>
<p>۱۱۳ مقبول گذارش تیج و دست بدست میں قبضہ سے لیا ظفر پونے کوختی ہر گرم دم اس قدر سوچے پکارا ایک سیرا پور ہوئی</p>	<p>۱۱۴ گر دشمن گرد گندہ دار ہو گیا ہر مسلمان کا داروہ بر کا ہو گیا قیامت ہو آتھ جب ہی سار ہو گیا جو اخبار غافل سے فاسد ہو گیا</p>	<p>۱۱۵ جب سے خبر پڑا فرس تارا نے کہوں زبان برے بیان جو انصاف بیجا ہے عرش سے جو پور دگارت جو ہر دکھائے میں شعلہ لہلہ ہوئے</p>
<p>۱۱۶ پنجہ میں شہ کے تیج کا افزون جلال تھا برج اسد میں مہر کی گرمی کا حال تھا</p>	<p>۱۱۷ اس رخسار پادشاہ سے مدد ہر شاہ مرگے مردم تو کیا تھے انکھوں کے پڑی ہو گئے</p>	<p>۱۱۸ کفار کے لہو میں جو میں غرق ہوتی تھی اس فاقہ کش حسین کی مان جگہ ہو تھی</p>

<p>حالت سبب نبشت رونق و نور الاس تفریح شکر کا یہ تانکے کے کھیل پکے جو پوسے بول اور کھیل یوں کہ چھوڑ کر وہی خون کی پینے لگے</p>	<p>حالت نقار کو لکھو عقاب قضا اور بچنے پہلے شیخ دوسرے بلا اور کعبہ پکارا طار قریب اور لان بری یہ ایک شیخ اور ثقیلا اور</p>	<p>حالت کھلے کھلے کھیلے سے رخسار اور کونجی تفریح رہ گئے یہ آہ کھیل کھلے جوئے بازوی عیاش نامور کمانہ ہاتھ قنبرہ پس قلم لاکر</p>
<p>تے گزین تین دوشہ سالہ فرق خود تخ عیاشی خود میں اور سر تھے گوہر</p>	<p>اور اور کے تن ہی سو کھرم فحتم گئے ہاتھ آستین سے پر پرواز بن گئے</p>	<p>تو یہ کہ تو اب ہی سفر ہے اماں ہے ورنہ یہ جان لوم سے تفریح میں جان ہے</p>
<p>حالت ہر سر پہی بی بیف دور سن کر کیلج اور تین تانے تو کلبین تفریح کیلج تو شیخ کے کشت پہ تفریح کیلج تائب تھی تھے رکھو تفریح کیلج</p>	<p>حالت غائب ہوئی زندہ جو بدین بیت کیلجی پوش کیا سے مال کو چھلی تفریح کیلجی چلا آئینہ لوست ڈور تفریح کیلجی تفریح کیلج سے لعل تفریح کیلجی</p>	<p>حالت چران بیان تفریح سے جو تفریح کیلجی سے تفریح کیلجی کان سے تفریح کیلجی غفلت کیلجی سے تفریح کیلجی پوش کیا سے مال کو چھلی تفریح کیلجی</p>
<p>ناری ہر ایک قلم آتش میں شوق تھا قرب اسکا تفریح تھا کہ تفریح میں پر تھا</p>	<p>۶۱ جو تفریح کیلجی کے سر کے کیلجی پر عمل تھا چڑھی وہ ناو سخی کی کیلجی پر</p>	<p>سر گرم یہاں فساد پریشم ہو گئے اور اس طرف کہ ہفت تفریح ہو گئے</p>
<p>حالت بارش تھی تفریح کی ربات تفریح بیل تھی تفریح کی ربات تفریح پیان تفریح کی ربات تفریح پیان تفریح کی ربات تفریح</p>	<p>حالت دفعہ صبر و خلد تفریح کیلجی سہوار کی کیلجی تفریح کیلجی خود سر و دل و جا و دست و پا کیلجی سب تفریح کیلجی تفریح کیلجی</p>	<p>حالت شہزادہ صفت صفت تفریح کیلجی شہزادہ صفت صفت تفریح کیلجی ازدواج تفریح کیلجی تفریح کیلجی پیکر تفریح کیلجی تفریح کیلجی</p>
<p>اس سیف پر جو ضرب پڑی تھی لہجوں کی ہر تیج ابد الہجری تھی لہجوں کی</p>	<p>جو سر جو ذوق الفقار سے پیو جو جان تینوں سے مثل سو رہ جو سر رواج</p>	<p>عمر زمان تماشے کو ہر آئے راہ سے روحوں کے غول لیکے خفاقت گاہ سے</p>

<p>۱۱۱۱ جینتین کی طرح صبر سے لڑنے کی پائی جڑا وہ تک تو زمین سے نکل کر جب سروسٹا پہنچے تو زمین سے نکل کر</p>	<p>۱۱۱۲ نکل کر صبر سے لڑنے کی پائی جڑا وہ تک تو زمین سے نکل کر جب سروسٹا پہنچے تو زمین سے نکل کر</p>	<p>۱۱۱۳ ناکا تو ایسا ہے خردی چیا جو اگر ان میں سے کسی کو بھیجے باطل جو اتنا نہیں ہے کہوں نا جیتی ہی وہ تکیہ گاؤں صیبا</p>
<p>۱۱۱۴ گردن گسریا کہی قابل دم لیا بس دم لیا تو تیغ دو دم نے دم لیا</p>	<p>۱۱۱۵ جسے اڑھائی تین گرا خود زمین پر ابرو کی طرح مڑی گئی یہ جین پر</p>	<p>۱۱۱۶ ہر تپ سے تر کا شہ عالی خصال کا اور رنگ سبز سو گیا نہ ہر کے لال کا</p>
<p>۱۱۱۷ اس دارین سوار کی صفت پڑی نکل کر صبر سے لڑنے کی پائی جڑا وہ تک تو زمین سے نکل کر</p>	<p>۱۱۱۸ جاکا نکل کر صبر سے لڑنے کی پائی جڑا وہ تک تو زمین سے نکل کر</p>	<p>۱۱۱۹ کلا جو جب جگہ لگا کر تیرہ زیب سڑی تھی اڑی پو پو پو پو چلائی با سکیا پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو پو</p>
<p>۱۱۲۰ حیران ہوش اس کی ہر اک تیغ کو کیا چار ائینہ میں اپنی مسلک کو کیا</p>	<p>۱۱۲۱ دکھلا چکے جلال رحیمی دکھا سیمے اب کیر یا کی شان کر ہی دکھائیے</p>	<p>۱۱۲۲ عیاس نکو تھے کہ ابر سینہ مال لے کوئی جگر سے تیر سے پہلے نکال لے</p>
<p>۱۱۲۳ ہر شاخ ہونے کو ہی پیدا تھا بسل جو اس میں جلا کر رنگ پیدا تھا کڑیخ خون ریزوں کی طرح سے پکھلایا جو ملے نہ تادہ فلن بیدار تھا</p>	<p>۱۱۲۴ اظہر سے تیغ کو رو کا رام نے زینت ہوتی ادا تھا تیغ سے کھنکھن پھر طرف سے گریا لیا ابل شام نے</p>	<p>۱۱۲۵ جگر رام ایک گسٹ فاک ایک کینچا چھوڑنے سے پہلے دل سے چلو کر کما ہونے پر جرات جہا کے جب ہر جگہ ہوتی تھی ابل شام نے</p>
<p>۱۱۲۶ رگ رگ گلو سے حرص کے شاد ہونگی رگ رگ زمین مسلح قصاب ہونگی</p>	<p>۱۱۲۷ تیروں کا یون ہوم تھا زخموں کا بیخ پر جیسے رخ زمین پہ پھٹے چراغ پر</p>	<p>۱۱۲۸ پو پو پو جو خالوں سے کہنا یہ زبان سے فردوس میں مون گا یوں ہی نانا جان سے</p>

۱۳۱۱
 اوسم برساتی جگہ پر بارش نہا
 شہر نقاب پلکان میں جو کچھ پور
 رست جھانڈیں غنچہ سیرت شہل پار
 آگ ادب کا جا ہے کروات کر دین

۱۳۱۲
 بس جتن گیناہ ڈر گیناہ ہے
 خالق گواہ غیب صادق گواہ ہے
 موت کے گچے گچے علوم آگ ہے
 غنچہ جہان رکھا بری بو گاہ ہے

۱۳۱۳
 بی بی زینب! آج کے آج کی آج کے آج
 اوکاٹے آگاہہ سرور سیرت
 آئی زاجات آج کے آج کے آج
 بس سسٹن ہر آفتہ کار لول

۱۳۱۴
 شہیدو تمہیں تباہ کرے کس سہرا ہر
 ہوز سے کہان دہرے گئے غنچہ گمان ہر

۱۳۱۵
 تو کا تھا ہے حلق وہ کہتا ہے بیاس ہے
 کیوں بے لحاظ کیوں یہی سہرا کا پاس ہے

۱۳۱۶
 فریاد ابلیس میں رنج و قلق ہوئے
 یوں بڑے زیر تیغ کز خم اور شمع ہوئے

۱۳۱۷
 لون نام اور ان طاقو کا کچھ کہتا ہے
 ہنر عشق تھی وہ بلند آسمان سے
 نہ کہے شہر طوقا اور دونوں جہان سے
 سترتے صلیب تک آئے جہان سے

۱۳۱۸
 نام زینب کچھ اپنے تباہ کیا انہیں
 جاسے کامیبر اکا لیا اور انہیں
 خلق حشر میں میں باجوہ انہیں
 مثل رسول جسم میں سلیا اور انہیں

۱۳۱۹
 جو رک گئی گئی کی پیدا ہو کا صدا
 اسٹریٹ آہ بجوم سکون جو ترا
 اسے ماہ آہ کون خود بگاڑا اب دورا
 اسے باوا آج پر گیا تو بار بار

وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے

۱۳۲۰
 شہیر کے گلے سے جو زہر لپٹ گئی
 سجاہ آسمان کز زمین اباد گئی

۱۳۲۱
 سایا اگر زمین تو یہ ٹھل کا امام ہے
 قتل نام قتل رسول انام ہے

۱۳۲۲
 حیف اسے سکینہ حیف پڑا لیکر خم چلے
 بی بی نہ پلنے پائین زمانہ سے ہم چلے

۱۳۲۳
 چاہے صلیب سے لٹھرو لٹھرو
 سوزا ہر خاکم زہر تو لاکہ جان کہ
 دریافت کے اور دن کے ہوتے غنچہ
 ہر کس غیب کا تو گانا ہر سر

۱۳۲۴
 لہو کی کنہیں ہم پیکر پار ہے
 گل حق کی کائنات میں یہ کائنات ہے
 است کے کس جی کونو اسے کو آرا
 اسکو زنج کرے تو اسکا پار ہے

۱۳۲۵
 غنچہ کے جب تمام گل غنچہ حسین
 قلندر لڑتے ہو پیکر ہو ایسی حسین
 کبھی نہ تھی نے نوٹے سر انور حسین
 پیکر کے فاکت پیکر حسین

۱۳۲۶
 ہاں ہاں بی بی سیری فاطمہ کا نور حسین ہے
 میرا حسین ہوا ہے میرا حسین ہے

۱۳۲۷
 دیتی ہیں پانی نزع میں بس بی بی حسین
 ہر سب میں تھر تھر سے زخمی یہ پھر حسین

۱۳۲۸
 بچا میں نو مین عمر رو سیاہ نے
 تکبیر میں بارگاہی ہر سیاہ نے

<p>۱۲۱۱ دیش بلوچین و لکنؤ خروان لہنی گانی کس نمہ لہان چو کر زمین چو پور قتل شہیکان چو نیش پکاری قتل شہیکان چو</p>	<p>۱۲۱۲ لاشی کا پیرین ہوا انضال کر دگار اور وطن باغشل موی ظالم کے آگیا بی پردہ نکل خیرسی است کی پردہ دار سبشی شہیک لاشی سی بہر کی سبزار</p>	<p>۱۲۱۳ لگا کر تھی بیت نقش کا تاج کیم پروردہ اس بی بی جباری لای جسم اور وقت ہوا حکم اور ذرہ عالم جو بہتہ ہم درت کوشش معظم</p>
<p>۱۲۱۴ دارت نمین کو بی برین اش کا اسباب ب لٹے گا بر لاری لاش کا</p>	<p>۱۲۱۵ بچین مین بی پردہ کو خبر کیا تھی مین کے کہتی تھی داسین سیکہ جس کے</p>	<p>۱۲۱۶ لگا دے سی تو اب اس جاسی روان ہو منظور انہیں وضع گل تیر ایہاں ہو</p>
<p>۱۲۱۷ تارین شہکی لاش چاندہ اشیا لعون نے لیا سکا نما نقش کیسوی پر شیا اور لگی حسین کے کیسوی پر شیا ل داری تی تی شہشاہ ادصیا</p>	<p>۱۲۱۸ لیش و سیریک ہم ہونہ جسم کا ہم ابتداء فریہ مین طہہ بیان آخیر مین بی لیا سی مولائش جان اسکا صلہ پیرنگ کہ لیا شاہ درجان</p>	<p>۱۲۱۹ ہونا طریت اسد مار حیدر جس وقت بہت درد شکر سی موی مضطر کعبہ کوچی وہ اسد اللہ کے مار در کول نہ کہی کعبہ لیں اگر</p>
<p>۱۲۲۰ تی تاج بی لباس نہ عامہ رہ گیا باقی بدین ایک ہٹا جامہ رہ گیا</p>	<p>۱۲۲۱ دنیا مین پائے طلعت حسین تیر میرا مرینکے بعد خاک شفا ہو کفن میرا</p>	<p>۱۲۲۲ اور دی یہ صدا حقہ کا ولی تیرا پسر تیرے آشوق سے ایفا طہ یہ گہر ترا کہ ہے</p>
<p>۱۲۲۳ کسب سے مطلق ہو گیا آن ہی شرم آہ افضل کو تین کیا بالکل کیا بدین شاکر و طہ لاشی نے خاؤ ڈا کر سول تی سے التجا</p>	<p>۱۲۲۴ است و نوب فلق چو چلے ہو ترنگ ملک تاغ زبان طے ہو چیل بی ملک غل دستان علی ہے کرانہ بی کیا تیری کیا نشان علی ہے</p>	<p>۱۲۲۵ تینیا سلام کو چیلک نے جلادی عالم مین جوتی کفر کے بنیاد مٹادی گورہ ہو اورہ دین اسکو تارے سچ سچ تجا عشت جسے حیدر ہے اوراد</p>
<p>۱۲۲۶ عریان ہی بیٹا ناع بدرو حسین کا شازر سے ہاتھ ہے پردہ حسین کا</p>	<p>۱۲۲۷ ہو رہی جو سجدہ سوی قبلہ تو بجایو بہ قبلہ زمین وہاں خلق ہو اسے</p>	<p>۱۲۲۸ تھوڑے تو خبر کلنے بہت مشکنی کا بہ رسم یہ تھوڑے کئی توڑا نہ کسی کا</p>